آخر دم تک دین کی خدمت!

پروفیسر ڈاکٹر انیس احمد

ربِّ کریم کا فرمان ہے: كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ﴿٢٦﴾ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ﴿٢٧﴾ (الرحمٰن ۵۵:۲۶-۲۷) ''ہر چیز جو اس زمین پر ہے فنا ہوجانے والی ہے اور صرف تیرے ربّ کی جلیل و کریم ذات ہی باقی رہنے والی ہے''۔ ہر متنفس کو دُنیاوی زندگی سے ایک دوسری زندگی کی طرف سفر کرنا ہے۔ اس لیے یہ ربِّ کریم کا خصوصی فضل ہے کہ وہ اپنے کسی بندے سے اس دُنیاوی زندگی میں وہ کام لے لے، جو اس کی نجات اور کامیابی کے لیے بنیاد فراہم کرسکے۔ پروفیسر خورشید احمد صاحب نے جب سے شعوری طور پر اسلام کو بطور ایک تحریک اور انقلابی قوت کے سمجھا، اس وقت سے ان کی زندگی کا مشن رضائے الٰہی کا حصول اور اپنی تمام ترجیحات کو تحریکی ترجیحات کے تابع کر دینا قرار پایا۔ دورانِ تعلیم اسلامی جمعیت طلبہ سے وابستگی اور اس کی دعوت کے فروغ کے لیے جدوجہد اور اسلامی جمعیت طلبہ کی نظامت اعلیٰ سے فارغ ہونے کے ساتھ ہی جماعت اسلامی میں شمولیت ان کی تحریکی وابستگی کی ایک دلیل تھی۔

ترجمان القرآن سے ان کی وابستگی ایک تحریکی فریضے کی حیثیت رکھتی تھی۔ میں نے اُنھیں ہمیشہ یہی کہتے ہوئے سنا کہ: ''آخر دم تک ترجمان کی خدمت کرنا چاہتا ہوں''۔ کچھ عرصہ سے جب وہ علالت کی بنا پر یکسوئی کے ساتھ 'اشارات' تحریر نہیں کر پاتے تھے تو اپنے احساسِ فرض کی بنا پر مجھے ہدایت کرتے کہ ''میں یہ بات 'اشارات' میں لانا چاہتا ہوں''، اور ان کی تعمیلِ ارشاد میں مجھے نااہلی کے احساس کے باوجود حکم کی تعمیل کرنا ہوتی تھی۔

قارئین پر پروفیسر خورشید صاحب کا حق، اقامت دین کی جدوجہد میں اپنا تمام سرمایۂ حیات لگانے سے ہی ادا ہوسکتا ہے۔

جان دی ، دی ہوئی اسی کی تھی حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

ترجمان القرآن کے اعلیٰ معیار کو مزید بلند کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ اس خلا کو پُر کیا جاسکے جو تحریک اسلامی پاکستان کو ایک علمی قائد سے محروم ہونے کی شکل میں پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا مودودیؒ کے لگائے ہوئے اس علمی شجرطیبہ کے ذریعے دعوت الی اللہ اور دعوتِ اطاعتِ رسولؐ کولوگوں کے دل ودماغ میں پیوستہ کرنے میں کامیابی عطا فرمائے، آمین!

پروفیسر خورشید احمد صاحب نے محترم مولانا مودودی کی فکر کو آگے بڑھانے میں تین اہم محاذوں پر کام کیا:

- پہلا اور اہم محاذ تحریک اسلامی کے کارکنوں کو ترجمان القرآن کے ذریعے تحریک کی دعوت اور حکمت عملی سے آگاہ رکھنا، جو 'اشارات' کے آغاز سے بنیادی مقصد رہا ہے۔
- دوسرا، اسلامی معاشیات کے میدان میں محترم مولانا کے معاشی تصورات کو فنی بنیادوں پر مزید تفصیل سے بیان کرنا۔ چنانچہ اسلامی معاشیات اور اسلامی بنکاری خصوصاً غیرسودی نظام قائم کرنے کے تطبیقی پہلوؤں کو جو ایک ماہرِ معاشیات ہی سمجھا سکتا ہے، عالمی سطح پر پیش کرنا۔ اس حوالے سے انھوں نے یورپ اور امریکا، ہر دو مقامات پر ان موضوعات کو علمی مجلسوں اور علمی تحریروں کے ذریعے پیش کیا اور ان کاوشوں کو وہاں کے اعلیٰ علمی اداروں نے تسلیم کیا۔
- تیسرے، بین الاقوامی سطح پر اسلامی تحریکات سے براہِ راست تعلق اور عالمی سطح پر دعوت کے مسائل، خصوصاً جہاں مسلمان اقلیت میں ہوں وہاں دعوتی حکمت عملی کیا ہو، خاص طور پر نوجوانوں میں پائے جانے والے شبہات کو کس طرح علمی طور پر دُور کیا جائے؟

ان تین بنیادی کاموں کے ساتھ پروفیسر صاحب نے خود مغربی فکر کے تحلیلی جائزے کے ساتھ اسلامی تصورِ حیات کو عصری زبان میں پیش کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا۔

اس بات کی ضرورت ہے کہ تحریک، علمی قیادت کو اوّلین اہمیت دے اور ایسے نوجوان ذہن تیار کرے جو ولولہ اور جوش کے ساتھ تفقہ فی الدین کے ساتھ آنے والے دور کے پیش نظر اسلام کی پوری تعلیمات کو مختلف زبانوں میں پیش کرسکیں۔ یہ کام منصوبہ بندی، مسلسل کوشش اور رہنمائی کا طالب ہے۔